جناب میر عبد الصمد خاں

فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں جو گزشتہ دس سال سے پاکستان کے صدر ہیں اور بیسویں صدی کی ایک تاریخ ساز شخصیت کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں، سابق صوبہ سرحد کے ضلع ہزارہ کی تحصیل ہری پور کے موضع ریحانہ میں ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء کو تولد ہوئے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار خان میر داد خان فوج میں رسالدار میجر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اس زمانے میں یہ کسی دیسی شخص کے لیے فوج کا سب سے بڑا عہدہ تھا۔

صدر محمد ایوب خاں کی بعض تقریروں اور تحریروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد بزرگوار سے کافی متاثر ہیں۔ اپنے علاقے کے مدرسوں میں مطلوبہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد محمد ایوب خاں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد انگلستان میں سینڈھرسٹ میں فوجی تربیت حاصل کی اور سیکنڈ لفٹیننٹ کے طور پر برطانوی فوج میں اس وقت بھرتی ہوئے جب دیسی لوگوں کو کمیشنڈ افسر بنانے کا نیا نیا فیصلہ ہوا تھا۔

جیسا کہ صدر محمد ایوب خاں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، ان کا تعلق پٹھانوں کے قبیلہ ترین سے ہے جو پٹھانوں کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ ضلع ہزارہ کے ترین شاندار ماضی کے مالک ہیں، اور تاریخ کی متعدد کتابوں میں اس قبیلے کے سرداروں کے مجاہدانہ، غیرت مندانہ، اور شجاعانہ کارناموں کا ذکر موجود ہے۔ صدر محمد ایوب خاں کے بزرگ کوئٹہ کے علاقہ پشین سے اس وقت ضلع ہزارہ آکر آباد ہوئے تھے جب پشین کا علاقہ افغانستان کا حصہ تھا۔ افغانستان اور کوئٹہ کے علاقے میں ترین کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اس قبیلہ کے لوگ ضلع ہزارہ کے علاوہ ملتان و ڈیرہ اسماعیل خاں میں اور مغربی پاکستان کے بعض دوسرے اضلاع میں بھی آباد ہیں۔

تاریخ کی کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ترین قبیلے کو ہر کہیں اہم مقام حاصل رہا ہے۔ بعض علاقوں خصوصاً ہزارہ اور آس پاس کے علاقوں میں ان کی حکومت رہی ہے، اور مغل بادشاہوں کی فوج میں بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ صدر محمد ایوب خاں کے بزرگوں کو یہ خصوصی فخر حاصل ہے کہ انھوں نے مسلمانوں پر سکھوں کے مظالم اور حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرکے عظیم قربانیاں دی ہیں اور یہ سعادت خداوند تعالیٰ نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی قسمت میں لکھی تھی کہ انھوں نے ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر ہندوستان کے اچانک اور جارحانہ حملے کا کامیاب مقابلہ کرکے دنیا میں پاکستان کے مسلمانوں کا نام سربلند کر دیا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پاکستان کے پہلے مسلمان کمانڈر انچیف ہوئے۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں انھوں نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا تھا۔ وہ مشرقی پاکستان کے پہلے جی۔ او۔ سی تھے اور انھیں کمانڈر انچیف بننے سے پہلے مشرقی پاکستان کے عسکری اور دفاعی انصرام و استحکام کا موقع ملا۔ اسی زمانے میں انھوں نے مشرقی پاکستان کا بھرپور مطالعہ کیا۔ انھوں نے میجر جنرل کی حیثیت سے وہاں کے مسائل سے واقفیت حاصل کی اور وہاں کے عوام کی خدمت بھی کی۔ صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان کے پہلے مسلمان کمانڈر انچیف کی حیثیت سے پاکستانی فوج کو منظم و مستحکم بنایا۔ صدر مملکت بننے کے بعد بھی وہ بحیثیت سپریم کمانڈر اور سربراہِ مملکت پاکستانی افواج کی ترقی و تنظیم میں سرگرم عمل رہے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستانی فوج نے قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود ہندوستان کی ٹڈی دل فوج کا ہر محاذ پر بے جگری، شجاعت اور جانبازی سے مقابلہ کرکے دشمن کے ناپاک عزائم کو بری طرح ناکام بنایا اور اس کے حوصلے پست کر دیے اور اس شاندار کامیابی میں پاکستان کے اولین مسلمان کمانڈر انچیف اور افواج پاکستان کے سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی شخصیت اور قیادت کا خاص حصہ ہے۔

صدر محمد ایوب خاں ایک عظیم سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑے سیاست دان، مدبر، مصلح اور انقلابی شخصیت بھی ہیں۔ گھریلو اور خاندانی ماحول، علی گڑھ اور انگلستان کی تعلیم، اور طویل فوجی زندگی اور گہرے مطالعے اور مشاہدے نے ان میں

حقیقت پسندی اور معقولیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ وہ ہر قسم کے نسلی، قبائلی اور علاقائی تعصبات سے آزاد ہیں۔ ایک کھرے انسان اور راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ ان میں اگر ایک طرف حب وطن کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے تو دوسری طرف وہ بین الاقوامی انسانی برادری کے رشتوں سے منسلک ہونا بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ وہ پاکستان میں ایک نئے انقلاب کے بانی اور ایک نئے فلسفۂ انقلاب کے داعی ہیں۔ ان کا فلسفۂ انقلاب تقلیدی نہیں تخلیقی ہے۔ وہ جہاں ماضی کی عظیم اور حیات بخش روایات و تعلیمات کو ترقی دینے کے خواہاں و جویاں ہیں وہاں تقلید محض سے بیزار ہیں اور ان تمام دساتیر و روایات پر ضرب کاری لگا رہے ہیں، جن سے قومیں جمود و خمود کا شکار ہوتی ہیں۔ وہ دور جدید کے تمام تقاضوں سے بخوبی آشنا ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال اور ترقی و ادبار کے اسباب و علل سے باخبر ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ جو قوم اخلاقی اور سماجی اعتبار سے مریض، فکر و نظر کے اعتبار سے پست اور توہمات اور فضول رسم و رواج میں اسیر و مبتلا ہو وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ انھوں نے پاکستان کا صدر بنتے ہی سب سے پہلے ان تمام سماجی، ثقافتی اور معاشی بدعنوانیوں کی بیخ کنی پر کمر ہمت باندھی جو قوم کی روحانی و مادی ترقی کی راہ میں بری طرح حائل تھیں۔ گزشتہ دس سال کے عرصہ میں جو اصلاحی، انقلابی اور تعمیری کام ہوئے ہیں یہاں ان کا اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہے۔ البتہ اتنا کہہ دینا ضروری ہے کہ صدر محمد ایوب خاں کا فلسفۂ انقلاب ایک سچے فلسفۂ انقلاب کی طرح دوگونہ اہمیت کا حامل ہے:

(۱) غلط افکار و اعمال کی نفی، اور (۲) صحت مند و معقول افکار و اعمال کی تجدید و ترویج۔

وہ جہاں تمام منفی، مجہولانہ اور مہلک افکار و اعمال کے خلاف آمادۂ جہاد ہوئے وہاں انھوں نے مثبت اقدامات بھی کیے، ہر چیز کا نعم البدل پیش کیا اور اس طریقہ سے زندگی کے ہر شعبے میں ایک نئی روح پھونکی۔

مثال کے طور پر جب برطانوی طرز کی پارلیمنٹی جمہوریت کا فرسودہ، پامال، رسمی اور تقلیدی نظام ختم ہوا تو انھوں نے ساتھ ہی ایک نئی طرز جمہوریت کی طرح ڈالی جو تقلیدی نہیں تخلیقی، حقیقی اور عملی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ جمہوریت کا کوئی لگا بندھا نظام کسی ملک میں

ہمیشہ کے لیے قائم رکھنا خود روح جمہوریت کے منافی ہے اور پاکستان کے لیے صرف وہی جمہوری نظام مفید ہو سکتا ہے جو قومی تاریخ و روایات اور معاشرتی حالات کے مطابق ہو۔

صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کا جو نظام رائج کیا ہے وہ اس ملک کے موجودہ حالات اور لوگوں کی سمجھ بوجھ کے عین مطابق ہے۔ یہ سیدھا سادہ نظام نہایت منظم بھی ہے، قابل عمل بھی ہے اور نتیجہ خیز بھی۔ اس کی بدولت پاکستان کا ہر گاؤں، ہر قصبہ، ہر شہر اور اس کا ہر محلہ ملک کے جمہوری نظام کا ایک اہم حصہ بن گیا ہے۔ جمہوریت کو نہ صرف بنیاد سے پروان چڑھنے کا موقع مل رہا ہے بلکہ سماجی و معاشی سرگرمیوں کا آغاز بھی عوامی سطح سے ہوتا ہے۔ جمہوریت کو صرف سیاسی انتخابات تک محدود رکھنا اس کے معنی و مفہوم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ جمہوریت تو ایک طرز فکر اور طرز عمل کا نام ہے جس میں جہاں ہر شخص کے اپنے حقوق کے تحفظ کا سامان موجود ہے وہاں ہر شخص کو دوسرے لوگوں کے حقوق کے احترام کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ جمہوریت کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ جمہور یعنی عوام اپنے جملہ حقوق کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہوں اور وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے اوپر ہی کی طرف دیکھنے کی بجائے خود آگے بڑھ کر اپنے مسائل حل کریں۔ اچھی اور سچی جمہوریت کی ایک عام پہچان یہ ہے کہ اس میں نمائندہ اداروں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں عوام میں ہوتی ہیں اور زندگی کا کاروبار اور نظام حیات جمہور کے اشتراک عمل اور باہمی تعاون سے چلتا ہے۔ صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان میں جس طرز جمہوریت کا آغاز کیا ہے وہ منظم اور عملی جمہوریت کی حیثیت سے قومی زندگی کے تمام شعبوں سے وابستہ و پیوستہ ہے اس نظام کی بدولت اب تک مقامی طور پر جو ان گنت تعمیری، اصلاحی اور ترقیاتی کام ہوئے ہیں پہلے ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس نظام نے دیہات میں خصوصیت کے ساتھ فعالیت اور تنظیم و تحریک پیدا کر دی ہے۔ یہ نظام ابھی ابتدائی مراحل میں ہے، اسے ابھی ارتقائی منازل طے کرنا ہیں، اور اس کے ساتھ ہی عوام کو بھی اپنے اندر جمہوری اقدار و روایات کو ترقی دینا ہے۔ پاکستان کے استحکام اور ترقی کا راز اسی نظام جمہوریت کو ترقی دینے میں مضمر ہے۔

صدر محمد ایوب خاں نے ہر قسم کی برائیوں کے خلاف ان گنت اقدامات کر کے پاکستان میں

پہلی بار معاشرتی اصلاح کی ایک ہمہ گیر تحریک کی طرح ڈالی اور ہماری قوم میں پہلی بار سماجی خرابیوں کے خلاف ایک فضا پیدا ہوگئی۔ اس سلسلے میں متعدد عملی اور قانونی اقدامات بھی ہوئے اور اب پاکستان میں ایک معقول تعداد نے یہ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ پاکستان کا مسئلہ فقط معاشی نہیں، معاشرتی بھی ہے۔ اس لیے معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرتی اصلاح بھی انتہائی ضروری، اور تمام غیر اسلامی خیالات، توہمات اور رسم و رواج کی بیخ کنی مادی و روحانی ترقی کے لیے شرط اوّل ہے۔ صدر محمد ایوب خاں نے اس حقیقت کو پوری طرح محسوس کیا کہ ملک کی معاشی دولت کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ عوام کی ذہنی، فکری، معاشرتی اور اخلاقی و روحانی ترقی بھی ضروری ہے، کیونکہ کسی قوم کی معاشی زندگی اس کی روحانی و اخلاقی زندگی کے تابع ہوتی ہے۔

میں ان ترقیات، تعمیرات اور خوش آئند تبدیلیوں کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا جو صدر محمد ایوب خاں کے دور حکومت میں زندگی کے ہر شعبے میں رونما ہوئی ہیں۔ ان سے اب ہر کوئی خود آگاہ ہے اور ہر شخص ۱۹۵۸ء سے قبل اور اب کے حالات میں نمایاں فرق محسوس کر رہا ہے۔ تیسرا منصوبہ کامیابی کے ساتھ منازل طے کر رہا ہے۔ ہماری برآمدات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، متعدد صنعتی و غیر صنعتی ضروریات میں ہم نہ صرف خود کفیل ہوگئے ہیں بلکہ فاضل اشیا کی برآمد سے پہلے کے مقابلہ میں کئی گنا زر مبادلہ بھی کما رہے ہیں۔ خوراک کے معاملہ میں بھی ہم قریب قریب خود کفیل ہوگئے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب ہم چاول کی طرح گندم بھی دوسرے ضرورت مند ملکوں کو دینے کے قابل ہو سکیں گے۔ زراعت کی دنیا میں جو انقلاب پیدا ہو چکا ہے اور ہم اس میدان میں جس تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں، اس کے پیش نظر یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہماری دیہاتی آبادی جو اکثریت پر مشتمل ہے خوش حالی اور آسودہ زندگی سے ہم کنار ہو سکے گی۔ اب بھی دیہات میں ایک بہتر انقلاب آچکا ہے۔ تعلیم اور آمدنی میں ترقی کی وجہ سے دیہات کے لوگ اب جدید طرز کی زراعت اور دوسرے کاروبار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ بنکنگ اور انشورنس کا دائرہ بھی اب دیہات تک وسیع ہونے لگا ہے۔ جن لوگوں کو دس سال قبل کی دیہاتی زندگی کا مطالعہ و مشاہدہ ہے وہ موجودہ دور کی ترقیوں کا برملا اعتراف کرتے ہیں اب دیہات کے لوگ زرعی اصلاحات کی بدولت آزاد

خوش حال شہری ہیں اور ان کی محنت کا ان کو زیادہ پھل ملتا ہے۔ ان کی قوت خرید میں نمایاں اضافہ ہوگیا ہے جس کا خوش گوار اثر شہری آبادی پر بھی پڑ رہا ہے۔

گزشتہ دس سال میں صنعت کے میدان میں جو ترقی ہوئی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہاں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اب ہماری مصنوعات بیرونی منڈیوں میں فروخت ہوتی ہیں اور ہماری ساختہ اشیا کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان اب بھاری صنعتوں کے میدان میں بھی داخل ہوگیا ہے۔ ترقی کی رفتار اسی طرح جاری رہی تو وہ زمانہ قریب ہے جب ہم مشینری کے معاملہ میں بھی خود کفیل ہو جائیں گے کیونکہ اب ملک میں فولاد کے کارخانوں کے قیام کا عملی آغاز ہوگیا ہے اور ہمارے ملک میں دیگر بھاری صنعتوں کے کارخانوں کی تعمیر بھی جاری ہے۔ معدنیات کو تیزی کے ساتھ ترقی دی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں نمایاں کام ہوئے بھی ہیں۔ گزشتہ دس برسوں کے دوران پس ماندہ علاقوں کی ترقی اور فلاح وبہبود کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے چنانچہ اب مغربی پاکستان کے پس ماندہ علاقوں کے علاوہ مشرقی پاکستان بھی ملک کے ترقی یافتہ علاقوں کے دوش بدوش ترقی کر رہا ہے۔

صدر ایوب خاں پاکستان کے پہلے صدر ہیں جنھوں نے قوم کے دانشوروں کی اہمیت کو تسلیم کیا اور ان کو قومی زندگی میں ایک پُر وقار اور فعال طبقہ بنانے کی مساعی کیں۔ آپ پہلے پاکستانی سربراہ مملکت ہیں جنھوں نے دانشوروں کے اجتماعات سے خطاب کیا اور دانشوروں سے تبادلۂ خیال اور اہم قومی معاملات میں صلاح ومشورہ کیا۔ انھوں نے ان کے سامنے اپنا فلسفۂ انقلاب پیش کیا اور اس سلسلے میں ہمیشہ دلیرانہ اور مخلصانہ صاف گوئی سے کام لیا۔ یہ ان کی بڑی خصوصیت ہے کہ وہ عقل وخرد اور دانش وبینش سے اپیل کرتے ہیں اور ہر مسئلہ پر نہایت سائنٹیفک، سہل اور نپے تلے الفاظ میں روشنی ڈالتے ہیں۔

قومی دولت محض اقتصادیات پر مبنی نہیں ہوتی، علم وثقافت اور روحانیت کو بنیاد کی حیثیت حاصل ہے اور یہ دولت جس قوم کے ہاتھ آجائے اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہو سکتی۔ صدر محمد ایوب خاں کے دور حکومت میں علم وثقافت اور فکر ونظر کی دولت کو بھی نمایاں ترقی حاصل ہوئی ہے۔ گزشتہ دس سال کے دوران قومی زندگی کے ہر پہلو پر جتنے سیمینار، مذاکرے، مناظرے

اور مباحثے ہوئے ہیں ان کی مثال پہلے نہیں ملتی - اسی طرح تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی قابل قدر ترقی ہوئی ہے - انہی دس سالوں میں پاکستان کے ادیبوں اور دانشوروں کو اپنے اصل مقام اور اپنے اصل منصب کا صحیح احساس ہوا، انھوں نے اپنی تنظیم کی اور ان کی اس تنظیم کی حوصلہ افزائی ہوئی -

صدر محمد ایوب خاں کے دس سالہ دور حکومت میں صرف عام تعلیمی درس گاہوں اور فنی اداروں میں ہی معتد بہ اضافہ نہیں ہوا ہے بلکہ روحانی و ثقافتی ترقی کے اداروں میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے خصوصاً علم و ادب اور اسلامی تعلیمات کے اداروں کو نمایاں ترقی ہوئی ہے - ان اداروں کی اہمیت اقتصادی ترقی سے تعلق رکھنے والے منصوبوں سے کم نہیں -

صدر محمد ایوب خاں ایک عظیم انسان کی طرح دنیا میں امن کے زبردست حامی ہیں - وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ قومی اور انسانی فلاح و بہبود کا راز قیام امن اور قوموں کے بھائی چارہ اور باہمی تعاون میں مضمر ہے - آج کل انسانی برادری کو ایک خاندان کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور معقول قومیں اپنی ترقی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ترقی کی بھی خواہاں و جویاں ہوتی ہیں کیونکہ اگر کوئی ملک ترقی یافتہ ہے تو دوسروں کے کام بھی آسکتا ہے لیکن اگر وہ پس ماندہ ہے تو دوسرے ملکوں پر نہ صرف بوجھ ہے بلکہ ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بھی پیدا کرتا ہے اسی حقیقت کے پیش نظر صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو انسانی بھائی چارہ اور بین الاقوامی تعاون و امداد باہمی کے اصولوں پر از سر نو مرتب کر دیا ہے - اس پالیسی کی بنیاد سب سے دوستی اور تعاون کے اصول پر قائم ہے اور اس متوازن اور وسیع خارجہ پالیسی نے ہمارے دوستوں اور ہمدردوں کی تعداد میں بہت اضافہ کر دیا ہے اور اسی پالیسی کی بدولت پاکستان امن عالم کے قیام میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے - صدر محمد ایوب خاں کے دور حکومت میں اسلامی ممالک سے برادرانہ تعلقات بہت مستحکم ہو گئے ہیں، اور سب مسلم ممالک ایک دوسرے کے بہت قریب آگئے ہیں، اور وہ وقت دور نہیں جب سارے مسلمان ملک باہمی تعاون کی بدولت دنیا میں ایک نمایاں مقام حاصل کر کے ناقابل تسخیر قوت بن جائیں گے -

صدر محمد ایوب خاں نے پاکستان کی مادی و روحانی ترقی کے سلسلے میں ان گنت اقدامات کرنے کے علاوہ ملک کی دفاعی قوتوں کو بھی مضبوط بنایا ہے جس کا ایک ثبوت ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ ہے لیکن وہ اس جنگ میں ہندوستان کے حملوں کو بڑی طرح ناکام بنانے اور کئی محاذوں پر شکست دینے کے بعد دشمن کے عزائم سے غافل نہیں ہوئے اور ملک کے دفاعی استحکام کے سلسلے میں ایسے مزید اقدامات کیے ہیں جو صرف دفاعی قوتوں میں اضافہ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ملک کے دفاع اور اقتصادی زندگی کو ہم آہنگ بھی کر دیا گیا ہے کیونکہ آج کل کی جنگوں میں افواج اور اسلحہ کے ساتھ اقتصادی ترقی بھی ضروری ہے۔ جنگ کے دنوں میں اگر فوجیں آلات حرب و ضرب سے میدان جنگ میں دشمن سے برسرپیکار ہوتی ہیں تو ملک کے عوام سیکنڈ فرنٹ اور سپلائی لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کامیابی سے جنگ کرنے کے لیے یہ لازمی ہے کہ صنعتیں اور کارخانے باقاعدہ چلتے رہیں، غلے اور اشیائے خوراک کی فراوانی ہو، عوام مطمئن اور خوش حال ہوں، انھیں شہری دفاع کی پوری تربیت دی جائے۔ نقل و حمل اور مواصلات کو نہایت منظم اور کارکرد بنایا جائے۔ الغرض زندگی کے تمام وسائل کا موجود ہونا ضروری ہے تاکہ ایام جنگ میں کسی چیز کی کمی نہ ہو، اور افواج کو ان کی مطلوبہ ہر چیز ملتی رہے۔ صدر محمد ایوب خاں نے دفاع اور اقتصادی استحکام کو مربوط اور ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم کر کے ان ساری باتوں کا اہتمام کیا ہے۔

دنیا کی کوئی قوم خواہ وہ کتنی ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو اپنے حال سے مطمئن نہیں ہے اور نہ وہ یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ اس کے سارے مسائل حل ہو گئے ہیں۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اس کی پس ماندگی کے اسباب بہت پرانے اور گوناگوں ہیں۔ اس لیے ان تمام معجزانہ ترقیوں کے باوجود دوسرے ملکوں کی طرح ہمارے بھی بہت سے مسائل کا حل باقی ہے۔ لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ مسائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم کے مسائل کا حل حکومت کے ذمے ہوتا ہے، اگرچہ ان مسائل کے حل میں بھی وہ عوامی تعاون کی محتاج ہوتی ہے، اور دوسرے مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کو حل کرنے کی پوری ذمہ داری عوام پر ہوتی ہے اگر ہم دوسرے ملکوں کی کوششوں سے اپنی حکومت کی کوششوں کا موازنہ کریں تو معلوم ہو جائے

گا کہ ہماری حکومت نہ صرف اپنے فرائض انجام دے رہی ہے بلکہ عوام کی ذمہ داری کا بوجھ بھی بڑی حد تک اٹھائے ہوئے ہے۔ حکومت کے اس بوجھ کو ہلکا کرنے اور ترقی کی منزل تک جلد پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے کہ عوام بھی اپنا فرض پوری ذمہ داری سے انجام دیں۔ اگر ہمارے عوام باہمی تعاون اور اشتراک عمل سے کام لیں۔ اپنے ملک اور قوم کی بھلائی کے لیے دیانتداری سے کام کریں، اور ان تمام اعمال وافکار اور طور طریقوں کو ترک کر دیں جن کی وجہ سے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں تو ہمارے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے اور ہم ان دشواریوں پر آسانی سے قابو پالیں گے جن سے ہم اس وقت دوچار ہیں اور جن کو دور کرنے کی مساعی میں حکومت مصروف ہے۔

صدر محمد ایوب خاں نے تعمیر و ترقی کی راہوں کو ہموار بنا دیا ہے۔ انھوں نے ہمارے بہت سے مسائل حل کر دیے ہیں اور بہت سی مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور اب پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہم آئندہ بھی زندگی کے ہر شعبے میں آگے ہی بڑھتے رہیں گے۔ ہمارا مستقبل درخشاں ہے۔

پاکستانی مسلمانوں کے رسوم و رواج

شاہد حسین رزاقی

پاکستانی معاشرے کو نئے سانچوں میں ڈھالنے اور قومی ترقی کی راہ ہموار کرنے کے لیے رسوم و رواج کی اصلاح کرنا بہت ضروری ہے، اور اسی مقصد کے پیش نظر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کے رسوم و رواج قلم بند کر کے ان میں ضروری ترمیم و اصلاح کرنے اور معیوب و مضر رسوم و رواج کو بالکل ختم کر دینے کے لیے مفید اور قابلِ عمل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

قیمت قسم اول ۶ روپے قسم دوم ۴٫۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور